REGD. No L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۸/۱۳ ۵ فتح ۱۳۳۸ھ ش ۵ دسمبر ۱۹۵۹ء نمبر ۲۸۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل دن بھر طبیعت نسبتاً بہتر رہی البتہ شام کو کچھ ضعف کی شکایت ہوگئی۔ اِس وقت عام طبیعت بہتر ہے

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۴ دسمبر۔ بوقت پونے دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ البتہ شام کو کچھ ضعف کی شکایت ہوگئی۔ رات نیند اچھی آگئی۔

اس وقت عام طبیعت بہتر ہے۔ احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور کی کامل صحت کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۴ دسمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے ہاتھ اور کلائی میں درد ابھی تک ہو جاتا ہے کچھ ورم بھی ہے صحابہ کرام و احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

سالانہ جلسہ پر ربوہ تشریف لانے والے احباب کے لئے ضروری اطلاع

— محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ ربوہ —

ہمارا جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے فضل سے قریب تر آرہا ہے۔ شمعِ احمدیت کے پروانے ایک بار پھر اپنے مرکز میں جمع ہونے کی تیاریاں کر رہے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ہم اہالیانِ ربوہ کو بھی آپ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اس سلسلہ میں دو امور آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہیں۔ (۱) انتظام جلسہ سالانہ کی طرف سے احباب کی سہولت کے لئے کسیر یا پرالی مہیا کی جاتی ہے گزشتہ سالوں میں اس کے حصول کے لئے بعض اوقات تکلیف ہوتی تھی۔ اس سال اس کا انتظام کر دیا گیا ہے اور جملہ محلہ جات کے پریذیڈنٹ صاحبان کے پاس مطلوبہ مقدار میں پرالی بھجوا دی گئی ہے۔ اہالیانِ محلہ اپنی اپنی ضرورت کے مطابق متعلقہ محلہ کے پریذیڈنٹ صاحب سے ملکر پرالی حاصل کریں۔ اس غرض کے لئے مرکزی انتظام کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ محلہ جات کے پریذیڈنٹ حضرات اس امر کے ذمہ وار ہیں کہ ضرورت کے مطابق پرالی مہیا کریں۔ کیونکہ ان کے مطالبہ کے مطابق مرکزی انتظام انہیں پرالی مہیا کر چکا ہے۔

(۲) پرائیویٹ مکانات میں قیام کرنے والے احباب اکثر اوقات یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کی خدمت کے لئے مرکز کی طرف سے رضاکار یا نوکر مہیا کئے جائیں جو ان کا کھانا لا کر دیں اور دوسری ضروریات مہیا کریں گے ایسے احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ جلسہ کے انتظامات کی وسعت کے پیش نظر اور اس لحاظ سے کہ ہم سب ایک دوسرے کے میزبان ہیں۔ ان اغراض کے لئے رضاکار یا نوکر مہیا نہیں ہو سکیں گے۔ اور ہمیں امید ہے کہ ایسے مہمان حضرات لنگرخانے سے کھانا منگوانے کا انتظام خود فرمائیں گے ہاں اگر ان کو روشنی پانی یا صفائی کے بارہ میں کوئی ضرورت پیش آئے تو وہ متعلقہ مرکزی شعبہ جات سے اپنی ضروریات حاصل کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ مرکزی شعبہ جات ان کی ضروریات پوری کرنے کی حتی الامکان کوشش کریں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو بھی اور ہمیں بھی میزبانی کے اعلیٰ ترین معیار کو قائم رکھنے کی توفیق عطا کرے۔

درخواستِ دُعا

مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا کو اختلاج قلب کی شکایت ہے۔ اسی طرح انڈونیشیا کے ایک اور مبلغ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب بعارضہ نقرس صاحب فراش ہیں۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مبلغین کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(وکالتِ تبشیر ربوہ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

سعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۵۹ء

مقدّس لمحات

وہ مقدس لمحے جن کا آپ سال بھر انتظار کرتے رہے ہیں۔ بہت قریب آگئے ہیں اور جیساکہ کہتے ہیں ؎

ساعتِ وصل چوں شود نزدیک
آتشِ شوق تیز تر گردد

ہم محسوس کر رہے ہیں کہ آپ کی آتش شوق بھی لحمہ بہ لحمہ تیز تر ہو رہی ہوگی۔ اور آپ بے قرار ہوں گے کہ کب یہ انتظار کے دن گزریں اور آپ ربوہ کی مقدس سرزمین میں قدم رکھیں۔ یہ کوئی ہم خیالی نقشہ نہیں کھینچ رہے۔ بلکہ حقیقت ہے۔ ان دنوں میں ہر احمدی گھرانے میں ایک نئے جوش و خروش اور ایک نئے عزم کی ہنگامہ آرائی کا منظر ہر کوئی دیکھ سکتا ہے۔ بے شک ہمارا سالانہ جلسہ کوئی دنیاوی جشن نہیں بلکہ جیساکہ ہر اسلامی تہوار کی خصوصیت ہے کہ وہ سراسر ایک دینی تقریب ہوتی ہے۔ جس میں مقدس خوشیاں لہراتی ہیں۔ ہمارا جلسہ بھی ایک خالص دینی تقریب ایک روحانی جشن ہے اسلام جائز خوشی اور جائز اظہار خوشی سے منع نہیں کرتا۔ اسلام خشک ثقہ پن اور غیر فطری دینداری کا حکم نہیں دیتا اسلام انسانی جذبات کو مٹانے کی تلقین نہیں کرتا بلکہ ان کے جائز استعمال پر زور دیتا ہے۔ اس طرح وہ انسانی جذبات کو دنیوی لیپٹوں سے اٹھا کر روحانی بلندیوں کی طرف کر دیتا ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ تم اپنے جذبات کی جڑ اکھاڑ ڈالو بلکہ وہ جذبات کے صحیح اور جائز استعمال کی ہدایت دیتا ہے۔ اسلام فنا فی اللہ کے وہ معنی نہیں لیتا جو بعض رہبانی طریقوں نے اختیار کئے ہیں اور جو ہر خوشی اور لذتِ زندگی کو اپنے نفس پر حرام کر لیتے ہیں بلکہ اسلام کی الکتاب ہمیں یہ تلقین کرتی ہے کہ اپنے نفس کے حقوق بھی ادا کرو اور نفس کے حقوق میں ان جذباتی لذتوں کا حصول بھی ہے جو اللہ تعالےٰ نے انسانی فطرت میں ہمو دئے ہوئے ہیں۔ اور جن کے بغیر انسان انسان ہی نہیں کہلا سکتا بلکہ پتھر یا مٹی کا بُت بن جاتا ہے یا زیادہ سے زیادہ ایک متحرک مشین بن جاتا ہے جو کام کرتی ہے مگر اس کو محسوس نہیں کر سکتی۔ انسان ایک زندہ ہستی ہے۔ اور زندگی کے معنی یہی ہیں کہ وہ محسوس کرے۔ اُن خوشیوں اور لذتوں کو بھی محسوس کرے جو اللہ تعالےٰ نے اسکے لئے بنائی ہیں۔

البتہ اسلام کہتا ہے کہ حد سے نہ بڑھو نہ حد سے کوتاہی کرو اور نہ اس میں ایسی فراوانی کو راہ دو جس سے کشتی حیات ہی ڈانوا ڈول ہو جائے اور یا طوفانوں کی نظر ہو جائے اور یا سمندر کی تہ میں ریت یا مٹی بن کر بیٹھ جائے۔ اعتدال سے ہی ہمارے جذبات مقدس بن جاتے ہیں۔

یہ تو عام جذبات کی بات ہے۔ لیکن جب خوشی اور مسرت کسی دینی کام کے ساتھ وابستہ ہو تو وہ تو بدرجہ اولیٰ مقدس ہوتی ہے۔ اس لئے آجکل احمدی خاندانوں میں جلسہ میں شمولیت کی خوشیوں کی وجہ سے جو گہما گہمی ہے یہ مقدس ہے۔ کیونکہ جن لمحوں میں بسر کرنے کے لئے یہ تیاریاں ہو رہی ہیں وہ خالص دینی اور روحانی ہیں یہ تین دن بھی جو در اصل ایک احمدی کے لئے ایک سال کا ماحصل ہیں۔ اگرچہ ایک احمدی کے لئے ہر لمحہ دینی نقطۂ نگاہ سے اہمیت کا حامل ہے تاہم ان لمحوں میں سے بھی جو ان کو دئے گئے ہیں کچھ لمحے زیادہ قیمتی اور زیادہ مقدس ہیں اور یہ وہ لمحے ہیں جو ایک احمدی اپنے مقدس مرکز میں تین دن گزارتا ہے۔ ان لمحوں میں اس کو روحانی بالیدگی حاصل ہوتی ہے۔ جو اس کے لئے سال بھر تک سرمایہ حیات کا کام دیتی ہے۔ کوئی احمدی بھی ایسا نہیں ہو سکتا۔ جو ان لمحات کی برکات سے مستفید ہونے کے لئے بے تاب نہ ہو اور جلسہ پر ربوہ آنے کے لئے تیاری نہ کر رہا ہو اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس مقدس اجتماع میں شامل ہونے اور پھر اس کی برکات سے صحیح معنوں میں مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے

”فرشتوں کی پرواز“

(پ پ) کی ایک تازہ خبر ہے کہ

”سٹاک ہالم۔ ۲۹ر نومبر (پ پ)
یوم کرسمس کے موقع پر سویڈن کی ایئر لائینز نے ملکی اور بیرون ملکی تمام ہوائی جہازوں کی سویڈن میں پرواز کو معطل کرنے کا اعلان کیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اس روز چونکہ ”فرشتے“ آسمان پر محوِ پرواز ہوں گے اسلئے خدشہ ہے کہ طیاروں سے ٹکرا کر فرشتوں کو کہیں نقصان نہ پہونچ جائے۔“

چند روز ہوئے ہم نے ایک اداریہ میں لکھا تھا کہ جن اقوام و ممالک میں دہریت زدروں پر ہے۔۔ وہیں بت پرستی بھی جنم لیتی ہے۔ تو ہم پرستی بھی بت پرستی ہی کی ایک قسم ہے اس خبر سے واضح ہوتا ہے کہ یورپ کے مہذب ممالک کا ”تصور فرشتگان“ کس قدر تو ہم پرستانہ ہے۔

ہمیں اس بات پر تو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے کہ یورپ کے اہل مذہب کرسمس پر فرشتوں کا نزول مانتے ہیں یہ عقیدہ ہے اور ہر شخص کو اجازت ہے کہ وہ جو عقیدہ چاہے رکھے۔ لیکن ان لوگوں میں جو آج سائنس اور فلسفہ کی چوٹی پر پہنچنے کا ادعا رکھتے ہیں —— ایسے بھی ہیں جو اس تو ہم پرستی میں مبتلا ہیں کہ فرشتے ان کے ہوائی جہازوں سے ٹکرا جائیں گے حالانکہ خود ان انسانوں کے بنائے ہوئے اپنے ہوائی جہاز شاذ و نادر ہی ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں۔ سوا اس صورت کے جب دشمن کے ہوائی جہازوں کو عمداً گرانا منظور ہو تو کیا ”بچارے“ فرشتے نعوذباللہ اتنے ہی بے احتیاط ہیں کہ وہ ان کے ہوائی جہازوں کے راستہ میں مخل ہوں گے اور ان سے ٹکرا ٹکرا جائیں گے۔

ہو سکتا ہے کہ فرشتے کبھی ایسی صورت بھی بحکم الٰہی اختیار کر سکتے ہوں کہ وہ انسان کو مادی نظروں سے نظر آنے لگیں۔ لیکن کوئی شخص بھی جو اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتوں کا قائل ہے۔ یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ فرشتہ بھی ٹھوس مادہ کی پتلیاں ہیں۔ جو ٹھوس چیزوں مثلاً ہوائی چیزوں سے ٹکرا سکتے ہیں۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر لوگوں کو زمین پر بھی تمام حرکتیں بند کر دینی چاہئیں۔ ریل گاڑیاں اور موٹریں چلانا بھی بند کر دینا چاہیئے کیونکہ اگر فرشتے آسماں سے اترتے ہیں تو وہ زمین پر ہی اترتے ہیں۔ ایسی صورت میں تو ہماری ہر حرکت بند ہونی چاہیئے۔ بلکہ چاہیئے کہ۔۔۔۔۔ اللہ تعالےٰ زمین کی گردشوں کو بھی روک دے تاکہ فرشتے اپنی پرواز کے لئے کسی قسم کی رکاوٹ محسوس نہ کر سکیں۔

درخواست دعا

میری اہلیہ حمیدہ بیگم صاحبہ کو احباب کی دعاؤں سے اب کافی افاقہ ہو چکا ہے۔ مگر پاؤں کی سوجن بدستور باقی ہے۔ احباب سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالےٰ جلد شفا عطا فرمائے

مستری نذیر احمد بھٹی ۱۵/۲ ڈی

ٹی ٹائپ کالونی لائل پور

”قبولِ احمدیّت کی دلچسپ سرگذشت“

صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے عنوانِ بالا کے تحت ایک اہم کتاب کی اشاعت کا فیصلہ

از حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے سینکڑوں نہیں ہزاروں ایسے خوش قسمت افراد ہیں جن کی سلسلہ حقہ میں شمولیت کی روداد خود ان کے لئے تو ایمان افزا ہے ہی۔ وہ دوسروں کی ہدایت و راہنمائی کا موجب بھی بن سکتی ہے۔ مگر افسوس کہ سلسلہ کے لٹریچر میں ایسی کوئی کتاب موجود نہیں۔ جس میں قبول احمدیت کے دلچسپ واقعات کو جمع کر دیا گیا ہو نتیجہ یہ ہے کہ جماعت اپنی تاریخ کے ہزاروں قیمتی اوراق سے محروم ہے۔ بعض کتابوں میں ایک حد تک یہ مضمون ملتا ہے۔ مگر اپنی افادیت و اہمیت کے باوصف اُن سے یہ قومی تقاضا پورا نہیں ہو سکتا۔ لہذا نظارت اصلاح و ارشاد کے صیغہ نشر و اشاعت نے اس نوع کے قیمتی مجموعہ کے جلد شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور میں اس اعلان کے ذریعہ سے احباب جماعت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس قومی خدمت میں صیغہ نشر و اشاعت سے پورا پورا تعاون کرتے ہوئے خود بھی اولین فرصت میں احمدیت سے وابستہ ہونے کے مختصر مگر جامع حالات قلمبند کر کے صیغہ متعلقہ کو ارسال کریں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی اس کی پرزور تحریک کریں تا سلسلہ احمدیہ کی ایک تاریخی امانت ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے اور ان کا قبول حق دوسری لاکھوں سعید روحوں کو حق و صداقت کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا باعث بنے۔

نوٹ ۱: جو احباب اس کتاب میں اپنے حالات کے ساتھ اپنا فوٹو بھی شائع کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنے فوٹو کا بلاک یا اس کا خرچ صیغہ کو بھجوا دیں۔

۲: اس مجموعہ کی ترتیب و تدوین کے سلسلہ میں دوست اپنے قیمتی مشوروں سے بھی صیغہ کی بھاری اعانت کر سکتے ہیں —— امید ہے احباب جماعت اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

اصل چیز عبادت ہے یا بلندیٔ اخلاق؟

(از مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر ابن حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ)

علامہ نیاز فتح پوری نے احمدیت کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جو نہایت قابلِ قدر اور جرأت مندانہ مضمون لکھا ہے۔ اس میں ضمناً اس سوال کا ذکر بھی کیا ہے کہ اصل چیز عبادت ہے یا بلندیٔ اخلاق؟ علامہ نے لکھا ہے کہ ان کے اس سوال کے بارے میں استفسار پر چند احمدی علماء کے سوا سب نے یہی جواب دیا تھا کہ اصل چیز شعائرِ اسلام کی پابندی ہے۔ اور محض اخلاق کی پاکیزگی موجب نجات نہیں ہو سکتی

میری رائے میں اگر اسلام کے نیکی اور بدی کے متعلق بنیادی نظریہ کو سامنے رکھا جائے۔ تو یہ سوال دراصل پیدا ہی نہیں ہوتا یا کم از کم عبادت اور اخلاق کے تقابل میں وہ اہمیت نہیں رہتی جو بظاہر ان دونوں میں نظر آتی ہے۔ اسلام میں نیکی کا تصور یہ ہے کہ ایک ہستی ایسی ہے کہ جس کے متعلق اسلام کا دعوےٰ ہے کہ وہ تمام خوبیوں سے مزین اور تمام عیوب سے پاک ہے۔ کوئی اچھی صفت نہیں جو اس میں نہ پائی جاتی ہو اور کوئی نقص اور خامی نہیں جو اس میں پائی جاتی ہو۔ وہ ہستی مجسمہ ہے ہر قسم کے حسن کا اور ہر قسم کی خوبصورتی کا۔ اس ہستی کے صفات کو دو راہ نماؤں یعنے شریعت اور عقل کی روشنی میں اپنے اندر پیدا کرنا انسان کو نیک بناتا ہے اور ان اوصاف سے ہٹنا انسان کو برا بناتا ہے۔ اور وہ ہستی ہے خدا تعالےٰ کی۔ پس اسلامی معیار نیکی اور بدی کا بہت وسیع اور ہمہ گیر ہے اور عبادت اور اخلاق دونوں ہی اس ہمہ گیر نظریہ کی شاخیں یا اس کے حصول کے ذرائع ہیں۔ اور یہ دونوں شاخیں ایک دوسرے میں اس طرح لپٹی ہوئی ہیں کہ ایک کا بقا دوسرے کے بغیر ممکن نہیں۔ اسلام کے اسی نظریہ کی طرف قرآن شریف کی اس آیت میں اشارہ ہے

صبغة الله ومن احسن من الله صبغة ونحن له عابدون.

"یعنی خدا کے رنگ میں رنگین ہو جاؤ۔ اور رنگ میں خدا سے کون بہتر ہو سکتا ہے۔ اور ہم (جو خدا کا رنگ اختیار کرنے والے ہیں) صرف خدا ہی کی عبادت کرتے ہیں"

عبادت اور اخلاق کا تقابل کے متعلق غلط فہمی کا ایک باعث غالباً عبادت کے لفظ کا محدود تصور ہے جو اصطلاحاً اختیار کر لیا گیا۔ ورنہ عبادت سے مراد محض پرستش کرنا یا بعض بدنی اور مالی مشقتیں برداشت کرنا نہیں بلکہ حقیقةً عبادت کے لفظ میں نقش اتارنے کا تصور پایا جاتا ہے

اور خدا کی عبادت سے مراد یہ ہے کہ بندہ اپنے خدا کا نقش بن جائے۔ اور اس کی ایک عکسی تصویر ہو جائے۔ نیکی کے متعلق اسلامی نظریہ جو میں نے اوپر درج کیا ہے اور جو اخلاق اور عبادات دونوں پر مشتمل ہے۔ اس کی طرف ہمارے آقا و مولےٰ حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث میں اشارہ ہے۔

تخلقوا باخلاق الله

"یعنی اے مسلمانو خدا تعالےٰ کے اخلاق اپنے اندر پیدا کرو"

اور اس کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم روحانیت کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہوئے کیونکہ آپ نے خدا کی صفات کو سب سے زیادہ اور سب سے بڑھ کر اپنے اندر پیدا کیا اور خدا تعالےٰ کے مظہر اتم قرار پائے ربانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"کئی مقام پر قرآن شریف میں اشارات و تصریحات سے بیان ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اتم الوہیت ہیں ان کا کلام خدا کا کلام ان کا ظہور خدا کا ظہور اور ان کا آنا خدا کا آنا ہے"

(سرمہ چشم آریہ)

خلاصہ یہ کہ اول تو اسلام میں عبادت کا مفہوم بہت زیادہ وسیع ہے اور ہر نیکی اور ہر اچھا خلق عبادت کے مفہوم میں شامل ہے۔ لیکن اگر عرف عام یا سہولت کے خیال سے عبادت اور اخلاق کے مفہوم میں امتیاز قائم رکھنا مقصود ہو۔ تو پھر بھی یہ حقیقت ہے کہ ان دونوں کا متحدہ نظریہ ہی اصل چیز ہے۔ جو انسان کے لئے نجات کا رستہ کھولتی ہے۔ بلکہ زیادہ صحیح طور پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ نجات تین باتوں پر منحصر ہے۔ **اوّل** صحیح ایمان۔ **دوسرے** عبادت یعنی خالق ارض وسما کی بندگی۔ اور **تیسرے** اعلیٰ اخلاق یعنی مخلوقِ خدا کے ساتھ اچھا برتاؤ اور شفقت علیٰ خلق اللہ ÷

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اسلام کا خلاصہ اللہ تعالیٰ کی سچی اور کامل اطاعت ہے

یہی انسان کیلئے حقیقی بہشت ہے

"اسلام بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور شکر کرو۔ اس کے اندر فلاسفی ہے جو زبان سے کہدینے سے حاصل نہیں ہوتی۔ اسلام اللہ تعالےٰ کے تمام تصرفات کے نیچے آجانے کا نام ہے۔ اور اس کا خلاصہ خدا کی سچی اور کامل اطاعت ہے۔ مسلمان وہ ہے جو اپنا سارا وجود خدا تعالےٰ کے حضور رکھ دیتا ہے۔ بدوں کسی امید پاداش کے۔ من اسلم وجهه لله فهو محسن (الحکم جلد ۶ نمبر ۷) یعنی مسلمان وہ ہے جو اپنے تمام وجود کو اللہ تعالےٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دے۔ اور اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دے اور اعتقادی اور عملی طور پر اس کا مقصود اور غرض اللہ تعالےٰ ہی کی رضا اور خوشنودی ہو اور تمام نیکیاں اور اعمال حسنہ جو اس سے صادر ہوں وہ مشقت اور مشکل کی راہ سے نہ ہوں بلکہ ان میں ایک لذت اور حلاوت کی کشش ہو۔ جو ہر قسم کی تکلیف کو راحت سے تبدیل کر دے۔ حقیقی مسلمان اللہ تعالےٰ سے پیار کرتا ہے۔ یہ سمجھ کر اور مان کر کہ وہ میرا محبوب و مولا پیدا کرنے والا اور محسن ہے۔ اس لئے اس کے آستانہ پر سر رکھ دیتا ہے۔ ایک سچے مسلمان کو اگر کہا جاوے کہ ان اعمال کے بدلہ میں اسے کچھ نہ ملے گا۔ اور نہ کوئی بہشت ہے اور نہ کوئی دوزخ نہ آرام نہ لذت۔ تب بھی وہ اپنے اعمال اور محبت الٰہی کو ہرگز ہرگز چھوڑ نہیں سکتا۔ کیونکہ اس کی عبادات اور اللہ تعالےٰ سے تعلق اور اس کی فرمانبرداری اور اطاعت میں فنائیت کسی اجر یا ثواب کی بناء امید پر نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنے وجود کو ایسی چیز سمجھتا ہے کہ وہ فی الحقیقت اللہ تعالےٰ ہی کی شناخت اور اس کی محبت و اطاعت کے لئے بنائی گئی ہے اور بجز اس کے اس کا کوئی اور مقصد ہے ہی نہیں۔ اس لئے وہ اپنی تمام خداداد قوتوں کو جب ان اغراض و مقاصد کے لئے صرف کرتا ہے تو اسے اپنے محبوب حقیقی کا چہرہ ہی نظر آتا ہے۔ بہشت دوزخ عذاب ثواب پر اس کی نظر نہیں ہوتی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر مجھے اس امر کا یقین دلا دیا جائے کہ خدا تعالےٰ سے محبت کرنے اور اس کی اطاعت میں سخت سے سخت سزا دی جائیگی تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری فطرت اس قسم کی واقع ہوئی ہے۔ کہ وہ ان تمام تکلیفوں اور بلاؤں کو لذت اور محبت کے جوش اور شوق کے ساتھ برداشت کرنے کو تیار ہے ... پس حقیقی مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس قسم کی فطرت حاصل کی جائے جس میں خدا تعالےٰ کی محبت اور اطاعت کسی جزا اور سزا کی امید اور خوف پر مبنی نہ ہو۔ بلکہ فطرت کے طبعی خاصہ اور جزو کی طرح سے ہو۔ ایسی محبت بجائے خود مومن کے لئے ایک بہشت پیدا کر دیتی ہے۔ اور یہی انسان کی حقیقی بہشت ہے۔ اور کوئی انسان اس بہشت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ اس راہ کو اختیار نہ کرے۔ اس لئے میں تم کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اسی راہ سے بہشت میں داخل ہونے کی تعلیم دیتا ہوں۔ کیونکہ بہشت پانے کی حقیقی راہ یہی ہے" (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۹)

جماعت احمدیہ اور اس کا فرض

(از مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اس وقت بھیجا جبکہ دنیا عیسائیت کے غلبہ کے نیچے تھی جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے تکاد السمٰوات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدًّا یعنی قریب ہے کہ قیامت کبریٰ آ جائے اس کا باعث اس غلط عقیدہ کا دنیا میں پھیل جانا قرار دیا کہ عیسیٰ مسیح خدا کا بیٹا ہے

اس ناگفتہ بہ حالت کے وقت جبکہ ایک طرف تو عیسائیت زوروں پہ تھی دوسری طرف اسلام کی طرف منسوب ہونے والے لوگ ظاہری اور باطنی قوت کھو بیٹھے تھے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو بھیج کر چاہا ہے کہ اسلامی توحید دنیا میں دوبارہ غلبہ کے ساتھ قائم ہو اور مسلمان اور تمام دنیا سچے واحد و یگانہ خدا کی بصدق دل سے عبادت کرنے لگ جائیں یعنے ان کے دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے بھر جائیں اور اللہ تعالیٰ کا نور ان کے دلوں میں اتر آئے۔ اگر ایسا ہو جائے تب ہی قیامت کبریٰ رک سکتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی طاقت و عمر اسی ایک بات میں صرف کر دی کہ لوگ سچے خدا کی طرف رخ کریں جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کا خدا ہے۔ لاکھوں نشان خدا نمائی آپ کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے۔ لیکن دنیا نے تاحال اپنے سچے خالق و مالک کی طرف رخ نہیں کیا پس جب تک یہ بات حاصل نہ ہو تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام نا تمام رہ جاتا ہے۔ ایسی حالت میں جبکہ ہمارا پیارا مسیح پاک خدا نمائی کر کے اور ہم میں روح پھونک کر طبعی تقاضا کے ماتحت ہم سے جدا ہو گیا ہے۔ کیا ہماری وفاداری کا یہ تقاضا نہیں ہے کہ ہم میں سے ہر فرد اپنے مسیح پاک کی قائمقامی کرے اور وہ قائمقامی یہی ہے کہ اپنے گناہوں کی دن رات معافی مانگتے ہوئے غفلت کی زندگی کو چھوڑتے ہوئے اپنی اصلاح کرے۔ اور آستانہ الٰہی پہ گر گر کر اسے کہ اللہ تعالیٰ اس ہدایت کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود کے ساتھ وابستہ ہے دنیا میں پھیلا دے۔ تدابیر۔ تنظیم اور تقاضا ئے عقل بھی بڑی چیزیں ہیں۔ لیکن حقیقی ہتھیار دعا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ملا تھا۔

دعا کو کما حقہ انجام دینے کے لئے اس زندہ اور قادر خدا کو یقین کے ساتھ پکارا جائے جس خدا کی نشان دہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین ؏

وعدہ جات تحریک جدید کے لئے
جماعت احمدیہ کوئٹہ کی قابل قدر مساعی

جماعت احمدیہ کوئٹہ کی طرف سے وعدہ جات کی جو پہلی قسط بشمول ۷۶۶/- روپیہ موصول ہوئی ہے اس میں بعض قابل تعریف پہلوؤں کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے تا دیگر جماعتوں کے لئے ان کی مساعی تحریص و ترغیب کا موجب ہوں۔

مذکورہ بالا رقم جن احباب کی طرف سے پیش کی گئی ہے ان کے گذشتہ سال کے وعدے ۴۰۷/- روپیہ پر مشتمل تھے۔ گویا امسال ۳۵۹/- روپیہ کا اضافہ ہے۔

مکرم محمد افضل صاحب سیکرٹری تحریک جدید کے مکتوب گرامی سے ظاہر ہے کہ حسب ذیل احباب نے اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ فرمایا ہے

مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر ۔ مکرم قربان حسین شاہ صاحب ۔ مکرم ملک الٰہی بخش صاحب اعوان ۔ مکرم شیخ عبدالواحد صاحب ۔ مکرم شیخ طاہر احمد صاحب نصیر ۔ مکرم چوہدری رشید الدین صاحب مربی سلسلہ ۔ مکرم عبدالوحید خان صاحب ۔ مکرم سید حفیظ احمد صاحب نجفی ۔ مکرم مشتاق احمد صاحب خالد ۔ مکرم صوبیدار محمد علی صاحب ۔ مکرم سید محمود احمد صاحب ۔ مکرم میجر وسیع الزمان صاحب ۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ

حسب ذیل دوستوں نے سبقت کی روح دکھاتے ہوئے وعدہ کے ساتھ ادائیگی بھی فرما دی ہے فجزاھم اللہ تعالیٰ ۔ مکرم مستری لال دین صاحب منجانب والدہ مرحومہ ۔ مکرم مختار احمد صاحب ۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ ۔ مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب ۔ مکرم ماسٹر عبدالکریم صاحب ۔ مکرم شیخ عبدالاحد صاحب ۔ مکرم میاں دین محمد صاحب ۔ مکرم شیخ منیر احمد صاحب ۔ مکرم جمعدار سردار احمد صاحب ۔ مکرم خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب معہ بیگم صاحبہ و بچگان ۔ مکرم م کرم بخش صاحب ڈرافٹسمین معہ بیگم صاحبہ و بچگان ۔ مکرم عبدالکریم صاحب تاجر ۔ مکرم محمد سعید صاحب ہزاروی معہ والدہ صاحبہ و بیگم صاحبہ ۔ مکرم ڈاکٹر محمد عبدالرشید صاحب ۔ مکرم عبدالوحید خان صاحب معہ بیگم صاحبہ و بچگان ۔ مکرمہ امیر بیگم صاحبہ بنت مکرم میاں اکبر علی صاحب ۔ مکرم ماسٹر عبدالحمید خان صاحب ؏

(وکیل المال اول تحریک جدید)

جماعت احمدیہ کراچی کے ایک مخلص دوست کی قابل قدر مالی قربانی

سال گذشتہ کے وعدے سے تقریباً اڑھائی گنا وعدہ فرما کر ساتھ ہی ادا فرما دیا

جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے وعدوں کی دو اقساط موصول ہو چکی ہیں اور عہدیداران حلقہ جات اس سلسلہ میں حد درجہ کوشش فرما رہے ہیں کہ اپنی سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے گذشتہ سال کی نسبت امسال جماعتی وعدہ میں نمایاں اضافہ ہو جائے۔ ان کی مساعی جمیلہ کا کسی حد تک اندازہ مکرم عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی صاحب سیکرٹری مال حلقہ مارٹن روڈ کراچی کے عملی نمونہ سے لگایا جا سکتا ہے صاحب موصوف نے پچھلے سال ۱۷۷/- روپے چندہ تحریک جدید ادا کیا تھا۔ امسال مبلغ ۵۰۰/- روپے کا وعدہ (تقریباً اڑھائی گنا) فرما کر ساتھ ہی ادا بھی کر دیا۔ مکرم رحمانی صاحب کے خط کا اقتباس درج ذیل ہے۔

"حضور کا یہ اعلان کہ دنیا کی تمام دولت کھینچ کر تمہارے قدموں میں ڈال دی جائے گی . . . . . . جس کے لئے تمہارا فرض ہو گا کہ سلسلہ احمدیہ کے لئے خرچ کرو۔"

پڑھ کر دل میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمایا ہے سب اس لئے ہے کہ سلسلہ احمدیہ پہ خرچ کریں . . . . سال گزشتہ میں میں نے ۱۷۷/- روپیہ چندہ تحریک جدید ادا کیا تھا۔ امسال حضور کا اعلان پڑھتے ہی میں نے مبلغ ۵۰۰/- روپے مورخہ ۱۱-۵-۵۹ کو وعدہ کے ساتھ ہی ادا کر دیئے جن کی تفصیل یہ ہے:-

خود	۲۰۵/- روپے	منجانب خسر شمس الدین صاحب کھاگکپوری مرحوم	۳۰/- روپے
اہلیہ صاحبہ	۱۰۰/- روپے	" والد صاحب مرحوم	۲۰/- روپے
منجانب بچگان	۳۵/- روپے	" والدہ صاحبہ	۲۰/- روپے
منجانب رسول کریمؐ	۴۰/- روپے		
منجانب حضرت مسیح موعودؑ	۴۰/- روپے		
منجانب ام المومنینؓ	۲۰/- روپے	میزان	۵۰۰/- روپے

دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو قبول فرمائے اور دیگر عہدیداران و احباب جماعت کو بھی نمایاں اضافہ کے ساتھ وعدے اور ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے خاکسار کو گیارہ سال کے بعد مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۵۹ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام "محمد ساجد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی (سابق ہیڈ کاتب الفضل) کا پوتا اور مکرم مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا و سنگاپور کا نواسہ ہے۔ (عبدالغفور بھٹی ٹنڈو جان محمد صلع تھرپارکر)

نوٹ:- مکرم عبدالغفور صاحب بھٹی نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور اسے بلند اقبال اور خادم دین بنائے آمین (مینجر الفضل)

کامیابی

مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۵۹ء کو مرے کالج سیالکوٹ کے طلباء کی یونین کے زیر انتظام ایک آل پاکستان انگریزی مباحثہ ہوا جس میں ہمارے کالج کے دو مقررین جعفر مسولمی (ٹانگانیکا) اور محی الدین اکبر نے بھی حصہ لیا اور بالترتیب دوسری اور چوتھی پوزیشن حاصل کر کے دوئم قرار دیئے گئے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ یہ کامیابی ان مقررین کی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو۔

(سیکرٹری ٹی۔ آئی کالج یونین ربوہ)

انصار اللہ

دینِ حق کی تائید و نصرت کرنیوالی جماعت

از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل

اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے۔ اسکی اشاعت کے لئے دلیل و برہان اور آسمانی بینات کو ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ اسلام کسی قسم کے جبر و تشدد کا حامی نہیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ جبر سے مذہب قائم نہیں کیا جا سکتا۔ جبر سے صرف منافق پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ جو دل میں کچھ عقیدہ رکھتے ہوں۔ اور زبان سے کچھ اور ظاہر کرتے ہوں مگر ایسے لوگوں کو اسلام برداشت نہیں کرتا قرآن مجید فرماتا ہے۔

ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔

کہ منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں ہونگے۔

دل کا اطمینان دلیل و برہان اور آسمانی نشانوں سے ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے اسلام نے جہاں ایک طرف جبر و تشدد کو ناجائز قرار دیا اور فرمایا لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔ کہ مذہب میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔ کیونکہ اب ہدایت کھلے طور پر ضلالت سے ممتاز ہو چکی ہے" وہاں دوسری طرف اس نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ اسلام اسلامی نشانوں کا حامل ہے۔ اور وہ خدا تعالے کے زندہ معجزات کے ذریعہ قلوب کو فتح کرتا ہے اور اس کے مقابل پر کسی اور دین کے پیرو ایسا نہیں کر سکتے۔

اسلام کی تبلیغ اس کی خوبیوں، اس کے محاسن اور اس کے فضائل کی اشاعت کے ذریعہ سے ہی ممکن ہے اور یہ کام اسلام کے ماننے والوں کا ہے اللہ تعالے قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر و اولٰئک ھم المفلحون۔

اے مسلمانو! تمہاری کامیابی کی کلید یہ ہے کہ تم میں ایسی جماعت موجود رہے جو ہمیشہ اسلام کی تبلیغ کرتی رہے۔ اوّلین مسلمانوں نے اس راز کو سمجھا اور اسے اپنایا۔ وہ دور دراز علاقوں میں اسلام کے نام پھیلانے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ انہوں نے اپنی زندگیوں کو اسلام کا عملی نمونہ بنایا اور اپنی تمام طاقتوں کو اس کی اشاعت کے لئے وقف کر دیا۔ یہی وہ حقیقی ذریعہ تھا جس سے اسلام دنیا میں بسرعت اشاعت پذیر ہو گیا۔ اور دوسری قومیں دنگ رہ گئیں

اللہ تعالے نے بتلایا ہے کہ مسلمانوں پر ایک دورِ انحطاط و تنزل بھی آنے والا تھا۔ اس کے متعلق قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں پیشگوئیاں موجود ہیں۔ ان پیشگوئیوں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالے اور اس کے رسول نے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ اس آخری دور میں اللہ تعالے کے کچھ ایسے بندے بھی ہوں گے اور ایک ایسی جماعت بھی ہوگی جو اسلام کی اشاعت کا بیڑا اٹھائے گی اور اپنی زندگی اور قیام کا نصب العین صرف یہی سمجھتی ہوگی کہ قرآن مجید کی تعلیمات کو اکنافِ عالم میں پھیلایا جائے اور اسلام کا پھریرا دنیا کے کونے کونے پر لہرایا جائے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

انہ سیکون فی اٰخر ھٰذہ الامۃ قوم لھم مثل اجر اولھم یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر و یقاتلون اھل الفتن۔

کہ امتِ محمدیہ کے آخری حصہ میں ایک ایسی جماعت اور قوم ہوگی کہ ان کو صحابہ کا سا اجر و ثواب نصیب ہوگا۔ کیونکہ وہ اسلام کی دعوت دیں گے امر بالمعروف کریں گے اور بدیوں سے روکیں گے اور فتنہ پیدا کرنیوالوں کا مقابلہ کریں گے"۔

اس حدیث نبویؐ میں قرآن مجید کی آیت و اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم (سورہ جمعہ) کے مطابق آخری زمانہ میں صحابہؓ کی مانند پیدا ہونے والی جماعت کا ذکر ہے اور تہتر فرقوں میں ہونے والے فرقہ ناجیہ کا بیان ہے ایک دوسری حدیث کے مطابق یہ مسیح موعود کی جماعت ہے۔ اس جماعت کا نصب العین اسلام کا احیاء و قیام اور اس کی اشاعت ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالے نے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اسی طرح انصار اللہ بن جائیں جس طرح حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام نے حواریوں کو انصار اللہ بننے کی تلقین کی تھی۔ فرمایا۔

یا ایھا الذین اٰمنوا کونوا انصار اللہ کما قال عیسے ابن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ۔

کہ اے مومنو! تم خدا کے دین کی پوری مدد کرنے والے بن جاؤ۔ جس طرح مسیح بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کہ تم میں سے کون اللہ کے دین کی اشاعت کے لئے میرا مددگار بنتا ہے؟ تو حواریوں نے کہا تھا کہ ہم اللہ کے مددگار ہیں

اس آیت میں اسلام کے دورِ اوّل کے مسلمان بھی مخاطب ہیں مگر حضرت عیسے بن مریمؑ کے ذکر کے لحاظ سے اس کا خطاب زیادہ تر آخری دور کے مسلمانوں کو ہے کیونکہ آخری دور میں اسلام پر اسی طرح کی غربت اور بے بسی آنیوالی تھی۔ جس طرح اس کے آغاز میں آئی تھی۔ اور اسی طرح ایسے سچے اور جاں نثار مددگاروں کی ضرورت تھی۔ جس طرح دورِ اوّل میں پیدا ہوئی تھی۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے چودھویں صدی ہجری کے شروع میں آیت و احادیث کے مطابق مسیحیت و مہدویت کے دعوے کے ساتھ دعوت مسلمانوں کو دی وہ یہی تھی کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے خدا تعالے نے مجھے عیسائیت کے سحر کو توڑنے کے لئے معجزہ کے ساتھ بھیجا ہے اس لئے چاہیئے کہ سب مسلمان اسلام کی حمایت اور اس کی تائید و نصرت کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ چنانچہ آپؑ تحریر فرماتے ہیں:-

"اب اے مسلمانو! سنو اور غور سے سنو! کہ اسلام کی پاک تاثیروں کے روکنے کے لئے جس قدر پیچیدہ افترا اس عیسائی قوم میں استعمال کئے گئے اور پُر مکر حیلے کام میں لائے گئے اور ان کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں۔ یہاں تک کہ نہایت خطرناک ذریعے بھی جن کی تصریح سے اس مضمون کو منزہ رکھنا بہتر ہے۔ اسی راہ میں ختم کئے گئے یہ کہ سچی قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں کہ جب تک ان کے اس سحر کے مقابل پر خدا تعالے وہ پُرزور ہاتھ نہ دکھائے جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو اور اس معجزہ سے اس طلسم سحر کو پاش پاش نہ کرے۔ تب تک اس جادوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی حاصل ہونا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے۔ سو خدا تعالے نے اس جادو کے باطل کرنے کے لئے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے اس بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکاتِ خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرہ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دیئے تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ وہ موم کا بت توڑ دیا جائے جو سحر فرنگ نے طیار کیا ہے۔ سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے کیا ضروری نہیں کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا؟ کیا تمہاری نظروں میں یہ بات عجیب اور انہونی ہے کہ خدا تعالے نہایت درجہ کے مکروں کے مقابلہ پر جو سحر کی حقیقت تک پہنچ گئے ہیں ایک ایسی حقانی چمکار دکھاوے جو معجزہ کا اثر رکھتی ہو۔ اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالے نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحت عام کے لئے خاص کر کے بغرض اعلائے کلمۂ اسلام و اشاعت نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کیلئے اور نیز ان کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا" (فتح اسلام صفحہ ۵)

اس اعلان پر کوئی ستر برس بیت چکے ہیں حضرت بانی سلسلہ کی سچے ماموروں اور نبیوں کی مانند شدید مخالفت ہوئی مگر اللہ تعالیٰ نے آپکو انصار اللہ کی ایک مخلص جماعت بنانے میں کامیابی عطا فرمائی۔ جسکی نظیر بہت کم ملتی ہے یہ جماعت ازل سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے نقشِ قدم پر اسلام کی فدایانہ جذبات سے کام کر رہی ہے مولانا عبد الماجد صاحب مدیر "صدق جدید" لکھنؤ نے بھی اعتراف فرمایا "احمدیہ جماعت قادیان اپنے رنگ میں جو خدمت تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں کر رہی ہے یہ رسالہ (تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک۔ ناقل) اس کا پورا مرقع ہے۔ جماعت کے مشن یورپ، امریکہ، مغربی افریقہ، ماریشس، انڈونیشیا، انا نیجیریا اور ہندوستان و پاکستان کے خدا معلوم کتنے مختلف مقامات میں قائم ہیں۔ ان سب کی فہرست اور ان سب کی کارگزاریاں ان سے تبلیغی لٹریچر کی اشاعت انگریزی، فرنچ، جرمن، ڈچ، اسپینی، فارسی، برمی، ملایا، تامل، ملیالم، مرہٹی، گجراتی، ہندی اور اردو زبان میں ان کی مسجدوں اور ان کے اخبارات و رسائل کی فہرست، اور اس قسم

تقرر امراء ضلع جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل امراء ضلع ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔
احباب نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ)

نمبر شمار	نام	عہدہ	جماعتہائے
۱	ڈاکٹر اقبال احمد صاحب	امیر ضلع	ضلع مظفر گڑھ
۲	بابو عبدالغفار صاحب	امیر ضلع	ضلع حیدر آباد
۳	شیخ بشیر احمد صاحب	امیر ضلع	ضلع جھنگ
۴	مرزا عبدالحق صاحب	امیر ضلع	ضلع سرگودھا
۵	مولوی محمد عثمان صاحب	امیر ضلع	ضلع ڈیرہ غازیخان

مندرجہ ذیل امراء مقامی ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں:

۱	مکرم مولوی محمد یوسف صاحب	امیر مقامی	جماعت بھیرہ
۲	مکرم مولوی عمر دین صاحب	امیر مقامی	شادیوال ضلع گجرات
۳	مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ	امیر مقامی	منٹگمری
۴	قاضی محمد یوسف صاحب ہوتی ضلع مردان	امیر مقامی	مردان

تقرر ڈویژنل امیر

مکرم صوفی محمد رفیع صاحب کو جماعت ہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن کا ڈویژنل امیر منظور کیا گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمائیں۔

تقرر جنرل سیکرٹری

مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب کو ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے جماعت احمدیہ کراچی کا جنرل سیکرٹری منظور کیا جاتا ہے۔ احباب نوٹ فرمائیں (ناظر اعلیٰ)

خدمتِ دین کے مواقع

(۱) "یاد رکھو! خدمت دین کے مواقع بار بار نہیں آیا کرتے۔ نسلیں مٹ جاتی ہیں مگر وہ لوگ جنہوں نے خدمت دین کے لئے قربانیاں کی ہوتی ہیں ان کو زمانہ نہیں مٹا سکتا اور نہ ہی اس ثواب کو مٹا سکتا ہے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والا ہوتا ہے۔"

(۲) پھر فرمایا: "اگر تم نے دیانت داری سے احمدیت کو قبول کیا ہے تو اسے مردو! اور عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا جانتا ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔ خدا اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کردو۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا مندرجہ بالا ارشاد ان لوگوں کو دعوت فکر دیتا ہے جنہوں نے اپنا یا اپنے عزیزوں کا تحریک جدید کا وعدہ ابھی نہیں بھجوایا۔

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد صاحب عرصہ ڈیڑھ سال سے ایک خطرناک بیماری میں مبتلا ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(محمد ابراہیم مقصود سیکنڈ ایئر تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

(۲) میرے والد ملک ظہور الحق صاحب عباسی لاری کے حادثہ میں سخت زخمی ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(اکرام الحق عباسی بھیرہ)

(۳) میری بیوی عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت انہیں شفائے کامل و عاجل عطا کرے آمین۔

(صوفی نذیر احمد محمد آباد فارم براستہ ٹالی ضلع تھرپارکر)

مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کے لئے

خدام جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خدمت کے لئے اپنے نام پیش کریں

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

امسال حسب سابق جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مہمانوں کی خدمت کے لئے خدام کی ضرورت ہوگی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ ستمبر ۱۹۵۸ء میں ہر جماعت کو ۲۵ فیصدی خدام مہیا کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے پیش نظر مجالس کے قائدین و زعماء سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام کے نام بھجوائیں تاکہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہر ایک کے مناسب حال فرائض سپرد کئے جائیں۔

یہ امر واضح رہے کہ بیرونی جماعت سے آنے والے احباب کی ڈیوٹیاں ایسی جگہ لگائی جائیں گی کہ وہ جلسہ سالانہ کی کارروائی سے پورے طور پر فائدہ اٹھا سکیں۔

میں جملہ قائدین خدام الاحمدیہ کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اپنی مجالس میں سے جلسہ سالانہ پر آنے والے خدام کی ایک فہرست مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں ۱۰ دسمبر ۱۹۵۹ء تک پہنچا دیں۔ ایسے خدام جن کے نام اس فہرست میں درج ہوں وہ جلسہ کے موقع پر جلد تر ربوہ پہنچ کر دفتر خدام الاحمدیہ میں اپنے آنے کی اطلاع کریں تاکہ ان کی ڈیوٹی انہیں بتا دی جائے۔

(۱) نام خادم ..... (۲) عمر ..... (۳) صحت ..... (۴) تاریخ بیعت
(۵) کس قسم کی ڈیوٹی دے سکتے ہیں؟

برائے فوری توجہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

سالانہ اجتماع ۱۹۵۸ء کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدمت خلق کے نہایت مفید کام کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ حضور نے اس موقعہ پر فرمایا تھا کہ خدمت خلق کا اصل کام یہ ہے کہ خدام کو کوئی ہنر سکھایا جائے۔ نجار چند ایک خدام کو نجاری سکھائیں۔ تاجر تجارت کا طریق سکھائیں۔ اسی طرح دوسرے پیشہ ور سال کے دوران میں دو چار خدام کو اپنے پیشے سکھائیں۔ اگر چند سال یہ طریق جاری رہے تو بہت سے نئے کاریگر تیار ہو سکتے ہیں اور ملک کے خزانہ میں اضافہ ہو سکتا ہے وہاں ہنگامی ضرورت کے وقت دوسروں کی امداد زیادہ طریق پر ہو سکتی ہے۔ اس اجتماع میں حضور نے پیشہ ور خدام سے وعدے لئے تھے کہ وہ ضرور یہ کام اس سال کریں گے۔ اس مقصد کو نہایت منظم طریق پر پورا کرنے کے لئے اور اسے جاری رکھنے کے لئے خدام الاحمدیہ میں ایک شعبہ "صنعت و حرفت و تجارت" کھولا گیا ہے۔ تمام قائدین براہ کرم مندرجہ ذیل امور کی طرف فوری توجہ دے کر مرکز کو اطلاع دیں۔

(۱) اپنی اپنی مجالس میں فوراً شعبہ صنعت و حرفت و تجارت کے ناظم مقرر کر کے مرکز کو مطلع کریں۔

(۲) ان کی مجالس میں کون کون سا پیشہ سکھانے والے ہیں اور کتنے ہیں۔

(۳) ان میں کتنے خدام حضور کے مندرجہ بالا ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے خدام کو اپنے پیشے سکھانے کے لئے نام پیش کرتے ہیں

(۴) کتنے خدام کام سیکھنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں

(۵) آئندہ تمام مجالس اس شعبہ کے سلسلہ میں اپنی ماہانہ رپورٹوں میں مندرجہ بالا تین شقوں کے ماتحت مفصل رپورٹ بھیجا کریں۔ لیکن تعداد و شمار کے ساتھ کہ کتنے خدام کون کونسا پیشہ سیکھ یا سکھا رہے ہیں۔

(۶) قائدین کوشش کریں کہ ہر خادم کوئی نہ کوئی پیشہ ضرور سیکھے۔

نیز قائدین کرام اپنے اپنے شہر اور علاقہ کی ضروری اور اہم تجارتی و صنعتی معلومات بھی اپنی ماہانہ رپورٹوں کے ذریعہ مرکز میں بھجوایا کریں۔ جزاکم اللہ۔

(مہتمم صنعت و حرفت و تجارت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاری ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو فوری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۲۸۸ میں مشتاق احمد ولد چوہدری پیر بخش قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن منڈی ماموں کانجن ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۰/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری آمد سالانہ بذریعہ تجارت مبلغ -/۴۰۰۰ روپیہ تقریباً ہوتی ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:- مشتاق احمد بقلم خود
گواہ شد:- غلام رسول بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ماموں کانجن ۱۴/۱۰/۵۹
گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ۱۴/۱۰/۵۹

نمبر ۱۵۲۸۹ میں شکوراں بیگم زوجہ چوہدری مشتاق احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن منڈی ماموں کانجن ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۰/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے زیور طلائی وزن ۴ ۱/۲ تولے قیمتی مبلغ -/۵۰۰ روپیہ کل میزان ایک ہزار روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ (فقط)

الامتہ:- شکوراں بیگم زوجہ چوہدری مشتاق احمد نشان انگوٹھا۔
گواہ شد:- مشتاق احمد خاوند موصیہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ منڈی ماموں کانجن ضلع لائل پور
گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ۱۴/۱۰/۵۹

نمبر ۱۵۲۹۰ میں محمود احمد قمر ولد چوہدری خورشید احمد صاحب قوم جٹ چیمہ پیشہ طالب علم عمر ساڑھے سترہ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ دارالصدر غربی ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ چار اکتوبر ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار جیب خرچ -/۳۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:- فقط المرقوم محمود احمد قمر بقلم خود ۴ر اکتوبر ۱۹۵۹ء
گواہ شد:- عبدالرزاق ولد اللہ بخش صاحب ٹیلر زعیم خدام الاحمدیہ دارالصدر غربی ۴/۱۰/۵۹
گواہ شد:- محمد اسماعیل معتبر دارالصدر غ۔ ربوہ سیکرٹری وصایا۔

امیدواروں کو حلفی بیان داخل کرنا ہوگا۔

لاہور ۳ر دسمبر:- مغربی پاکستان کے ہوم سیکرٹری اور صوبہ کی الیکشن اتھارٹی کے رکن شہزادہ عالمگیر نے آج ایک سیمینار میں تقریر کرتے ہوئے حکومت کے اس فیصلہ کا اعلان کیا کہ بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات میں حصہ لینے والے ہر امیدوار کو اپنے کاغذات نامزدگی کے ساتھ یہ حلفی بیان داخل کرنا ہوگا کہ وہ نااہلی کے احکام کے دائرہ عمل میں نہیں آتا۔ شہزادہ عالمگیر نے کہا اس طرح برطرف افسروں اور منتخب اداروں سے نااہلی کے حکم (ایبڈو) سے متاثر ہونے والے دوسرے افراد کو بنیادی جمہوریتوں کا رکن بننے سے روکا جائے گا۔

وزیراعظم نیپال کے بیان پر ہندوستانی اخبارات کی برہمی

ہندوستان نیپال کو سرد جنگ میں گھسیٹنا چاہتا ہے" (نیپالی گورنمنٹ)

نئی دہلی ۲ر دسمبر۔ نیپال کے وزیراعظم مسٹر بی پی کوئرالا نے حال میں چین اور ہندوستان کے تنازعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنے ملک کی خودمختاری کے متعلق جو اعلان کیا تھا ہندوستانی اخبارات نے اس پر کڑی نکتہ چینی کی ہے۔ اور مسٹر کوئرالا کے بیان کو نیپال کی خودمختاری کا غیر ضروری اعادہ قرار دیا ہے۔

مسٹر کوئرالا نے یہ بیان لوک سبھا میں پنڈت نہرو کے اس اعلان کے بعد دیا تھا کہ اگر نیپال پر حملہ ہوا تو ہندوستان اسے اپنے اوپر حملہ تصور کرے گا اور وہ نیپال کی علاقائی سالمیت کے تحفظ کے لئے کسی اقدام سے دریغ نہیں کرے گا۔ مسٹر کوئرالا نے اس کے جواب میں کہا تھا کہ نیپال ایک خودمختار ملک ہے اور اس امر کا تعین کرنا ہندوستانی لیڈروں کا نہیں

. . . .

. . . . بلکہ نیپال کی حکومت کا کام ہے کہ اس پر حملہ ہوا ہے یا نہیں۔ مسٹر کوئرالا نے مزید کہا تھا کہ حملے کی صورت میں ہم ہندوستان سے نہیں بلکہ اقوام متحدہ سے امداد طلب کریں گے۔

ٹائمز آف انڈیا،، نے لکھا ہے کہ مسٹر کوئرالا نے یہ بیان دے کر غیر شعوری طور پر نیپال کے ان حلقوں کو پراپیگنڈے کا ایک ہتھیار دے دیا ہے جو چین کے حامی ہیں اور اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ نیپال میں ہندوستان کے خلاف زہریلا پراپیگنڈہ زور شور سے شروع ہو گیا ہے۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ "کسی ملک نے بھی نیپال کی خودمختاری کو کبھی چیلنج نہیں کیا

"سٹیٹسمین" نے مسٹر کوئرالا کے حامی مقتدر نیپالی اخبار "کلپنا" کی اس رائے پر اظہار حیرت کیا ہے کہ پنڈت نہرو کے بیان سے نیپال اور بین الاقوامی حلقوں میں نیپال اور اس کی پالیسی کے متعلق الجھن پیدا ہو گئی ہے۔ "سٹیٹسمین" نے مزید لکھا ہے کہ ان دنوں نیپال کے وہ اخبارات جو ہندوستان کے مخالف ہیں ہندوستان پر تند و تیز حملے کر رہے ہیں اور انہوں نے یہاں تک لکھا ہے کہ اگر نیپال نے گنڈک پراجیکٹ کی منظوری دے دی تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ اپنی آزادی سے دستکش ہو گیا ہے۔

باجلاس جناب پیر عبدالغفور صاحب نائب تحصیلدار باختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم لالیاں

احمد یار ولد باہو۔ محمد نواز ولد صاحب اقوام راجپوت نسوآنہ سکنہ موضع لوہ تحصیل چنیوٹ فریق اول

بنام

بخش ولد سردارا قوم راجپوت نسوآنہ ساکن موضع منڈرانہ تحصیل چنیوٹ وغیرہ

بمقدمہ تقسیم اراضی کھاتہ ۱۲ رقبہ ۶/۱۸ واقعہ موضع منڈرانہ تحصیل چنیوٹ جمعبندی سال ۵۸-۱۹۵۷ء۔

بنام بخش۔ مہری پسران سردار۔ صالح۔ محمد پسران طاہرا۔ تاجہ ولد سجاول مسماۃ جلال بیوہ نانو۔ مسماۃ ولاں بیوہ جلو یشاہو۔ باقری۔ کرم علی پسران بہاول مسماۃ خاتون بیوہ راجہ۔ مسماۃ نوراں دختر راجہ۔ بخشہ شیر پسران راجہ۔ مسماۃ دھانی بیوہ سادا دیسا ولد سادا۔ مسماۃ فتح۔ مسماۃ سرداراں دختران سادہ۔ رحمان۔ سجی پسران ہادو۔ مسماۃ جلو بیوہ محمد۔ کرم محمد۔ باغ پسران بھائی خان مسماۃ سناں۔ مسماۃ رسولاں دختران بھائی خان۔ شیرا ولد شاہو۔ مسماۃ فتح۔ مسماۃ ستو دختران محمد۔ مسماۃ بانو بیوہ منگلی سرداراں ولد غلاماں۔ مسماۃ ستو بیوہ فتا۔ مسماۃ جلو۔ مسماۃ رسولاں۔ مسماۃ جنت دختران فتا۔ محمد ولد فتا۔ مالی۔ امیر۔ کبیر پسران صاحبہ۔ اللہ یار ولد راجہ اقوام راجپوت نسوآنہ ساکنان منڈرانہ تحصیل چنیوٹ۔ نذر محمد ولد شیرا۔ محمد۔ محمد پسران فتا اقوام راجپوت نسوآنہ ساکنان موضع منڈرانہ تحصیل چنیوٹ نابالغان بولایت ولی سرکاری منشی ریاض حسین محرر ہوڈیشنل سب تحصیل لالیاں۔ محمد حیات ولد خان محمد قوم راجپوت نسوآنہ سکنہ موضع لوہ تحصیل چنیوٹ۔ فریق دوئم۔

بمقدمہ صدر مندرجہ بالا فریق دوئم کی اطلاعیابی تمام ذرائع سے نہیں ہو رہی ہے لہذا ان کو بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۱۲/۱/۵۹ کو بوقت ۹ بجے صبح بمقام لالیاں حاضر اجلاس آویں . . . . . عدم حاضری کی صورت میں کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ ۲۶ر نومبر ۱۹۵۹ء کو ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم .... مہر عدالت

اسلام کے روشن مستقبل کا دار و مدار بہت حد تک مسلمانوں کے اپنے عمل و کردار پر ہے

فضل عمر ہوسٹل یونین کے زیر اہتمام اسلام کے مستقبل پر ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر کا لیکچر

ربوہ ۴ دسمبر۔ کل شام مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر نے تعلیم الاسلام کالج میں فضل عمر ہوسٹل یونین کے زیر اہتمام طلبہ کالج سے انگریزی زبان میں خطاب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ بالخصوص مغرب میں اسلام کے روشن مستقبل کا دارومدار بہت حد تک مسلمانوں کے اپنے عمل و کردار پر ہے

آپ امریکہ میں اسلام کے مستقبل پر طلباء سے خطاب کر رہے تھے

ہوسٹل یونین کے اس خصوصی اجلاس میں صدارت کے فرائض یونین کے صدر چوہدری محمد حنیف صاحب متعلم سال چہارم نے ادا کئے۔ تقریر کے دوران محترم ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہر چند کہ اسلام کا مستقبل اس کی لازوال روحانی اقدار کی بناء پر نہ صرف امریکہ میں بلکہ ساری دنیا میں بہت روشن ہے اور فی زمانہ عالمی صورت حال اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے مسائل بھی اسلام کے روشن مستقبل کی گواہی دے رہے ہیں کیونکہ عالمی صورت حال اور امریکہ کے بعض مخصوص داخلی مسائل کی بناء پر اہل امریکہ اسلام اور مسلمانوں میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لینے پر مجبور ہوتے جا رہے ہیں۔ اور اس پر مزید یہ کہ جماعت احمدیہ کی شاندار تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں اسلامی تعلیم کی فوقیت ان پر دن بدن واضح ہوتی جا رہی ہے۔ بایں ہمہ اسلام کے روشن مستقبل کا اصل دارومدار ان بچاس کروڑ مسلمانوں کی اپنی کوشش اور جہد و عمل پر ہے۔ جو مشرق بعید کے آخری سرے سے شمال مغربی افریقہ کے آخری کونے تک پھیلے ہوئے ہیں۔ اسلام کے تعلق میں اصل صورت حال کا لب لباب یہ ہے کہ جب تک مسلمان اپنی روزمرہ کی زندگیوں میں اسلام کا تسلی بخش عملی نمونہ پیش نہیں کریں گے اس وقت تک اسلام کی صداقت اہل امریکہ اور دوسری مغربی اقوام کے دلوں میں پورے طور پر گھر نہ کر سکے گی اور وہ عظیم روحانی انقلاب اپنی پوری شان کے ساتھ رونما نہ ہو سکے گا جس کے ساتھ دنیا میں مستقل اور پائیدار امن کا قیام وابستہ ہے۔

آپ کے اس پر مغز لیکچر کے بعد انگریزی زبان میں ہی دیر تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ طلبہ کے متعدد سوالات کے جواب میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے زیر غور مسئلے کے اور کئی پہلوؤں کو بڑی عمدگی سے واضح کیا۔

صدر ناصر مارچ میں پاکستان آئیں گے

قاہرہ ۴ دسمبر۔ خواجہ شہاب الدین سفیر پاکستان متعینہ متحدہ عرب جمہوریہ نے ایک بیان میں امید ظاہر کی کہ صدر ناصر آئندہ مارچ میں پاکستان جائیں گے

آپ نے کہا کہ صدر ناصر کی تجویز یہ ہے کہ جب کہ صدر سوئیکارنو متحدہ عرب کا دورہ کر کے واپس چلے جائیں گے تو وہ اس کے بعد پاکستان روانہ ہوں گے۔ خواجہ صاحب نے اس امید کا بھی اظہار کیا کہ پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ میں جلد ہی تجارتی معاہدہ ہو جائے گا۔

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

ولادت

مؤرخہ یکم دسمبر کو اللہ تعالیٰ نے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی ربوہ کو ایک اور بچہ عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر دے خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔